ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

اردو ادب کے فروغ میں رسائل اور ڈائجسٹوں کا کردار

نادیہ حفیظ، اسکالر، پی۔ایچ-ڈی، شعبۂ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔
ڈاکٹر بشریٰ پروین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔

ABSTRACT

Magazines and Digests plays an important role in any society. There are many aspects of journalism, among them literary magazines and digests has a key role in promoting moral values in society. These literary journals and digests unfold good and bad aspects of society with honesty and thorough research.

Literary magazines and digests are the only source that includes writings of people of every school of thought in which writers, poets, journalists, and students can also express their views openly. That is why the need and importance of journals has been recognized since the beginning of journalism and with the passage of time its importance has been increased. In this age of information, literary journals and digests are especially valued, literary journalism plays an important role in the welfare of the society, in promoting moral values, in upholding justice and raising the voice of the deprived sections of the society.

کلیدی الفاظ:

روزنامے , ہفت روزے - پندرہ روزے - ماہنامے -
سہ ماہی - چھے ماہی - رسائل و جرائد - مضمون نگار – صحافی -شاعری -
نثر - افسانہ – ناول – ادبی تحریریں – ڈائجسٹ

ڈائجسٹ انگریزی زبان کے لفظ کا ترجمہ ہے اردو ادب میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی تحریر کو مکمل تحقیق اور پوری چھان بین کے بعد اس کا خلاصہ اور نچوڑ پیش کرنا، ہضم کرنا یا دوبارہ شروع کرنا کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ یہ لفظ فارسی زبان میں بھی مستعمل ہے اور اکثر فارسی تحریروں میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ دوسرے معنوں میں اس کا مطلب ایک خاص تحریر کو مختصر خلاصہ کے طور پر پیش کرنا ہے۔ کوئی ایسی معلومات فراہم کرنا جو کسی بڑی معلومات سے اخذ کر کے اس کو مختصر صورت میں پیش کیا جائے۔ اگر غور کیا جائے تو اردو ادب میں بہت سی نمائندہ اور متفرق تحریروں پر غور و فکر کے بعد ان میں سے ایک انتخاب کو ڈائجسٹ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے ادیبوں، نقادوں، ناول نگاروں اور کہانی کاروں کی لکھی گئی کہانیاں اور دیگر مواد ایک بڑے تجزیہ کے بعد منتخب کر کے اس کو شائع کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر انور سدید کی رائے کے مطابق:

> ”ادبی رسالہ عوام کی ذہنی تربیت میں ایک مؤثر اور فعال قوت کے طور پر کام کرتا ہے۔ ادبی جریدے کی اہمیت یہ بھی ہے کہ اس میں ممتاز ادبا کے ساتھ نئے لکھنے والوں کو چھپنے کا موقع ملتا ہے۔ کلاسیکی روایات کے ساتھ نئی رومانی تحریکات کو فروغ دینے اور پرانی اصناف میں تخلیق کاری کے علاوہ نئے تجربات کو منظر عام پر لانے کی کاوش کی جاتی ہے“۔[۱]

رسائل و جرائد میں معلومات کو مختصر کر دیا جاتا ہے لیکن یہ معلومات اتنی مختصر بھی نہیں ہوتیں کہ جن کو قارئین کے سمجھنے میں مشکلات پیدا ہوں۔ شروع میں ڈائجسٹ کا اجراء ریڈر ڈائجسٹ کی طرز پر کیا گیا جس کا مطلب کسی چیز کے مکس ہونے کے بعد اس میں سے کوئی کام کی چیزیں نکال لی جاتی ہے۔ اس حوالے سے قدیم زمانے کی تحریروں کو اگر دیکھا جائے تو یہ بہت لمبی چوڑی تحریروں پر مشتمل کہانیاں، قصے، داستانیں اور افسانوی کرداروں

Vol. 5 No.4 2021

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کے حوالے سے کہانیاں ہوتی تھیں۔ ان کا مطالعہ کرنے کے لیے قاری کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا تھا کہ وہ ان کہانیوں کو پڑھ کر اپنی معلومات میں اضافہ کر سکے۔ لہٰذا اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی کہ کوئی ایسا طریقہ کار اپنایا جائے کہ قاری کا وقت بچاتے ہوئے اس کے شوق مطالعہ کو بھی پورا کیا جا سکے اور زیادہ سے زیادہ اس کو معلومات بھی فراہم کی جا سکیں چنانچہ اس مقصد کے لیے ڈائجسٹ کی داغ بیل ڈالی گئی ۔شروع میں یہ سلسلہ مغرب میں انگریزی ڈائجسٹ سے شروع کیا گیا جو رفتہ رفتہ اردو میں بھی اس کے کامیاب تجربات کرتے ہوئے طرز پر ایسی تحریریں شائع کی جانے لگیں اور یہ تجربہ اردو میں بھی بہت سود مند ثابت ہوا۔ پھر وقت کے ساتھ اردو ڈائجسٹ کا دائرہ کار وسیع ہوتا چلا گیا اور ایک کے بعد ایک ڈائجسٹ کا آغاز کیا گیا اور تجربہ بہت کارآمد ثابت ہوا۔ اب ملک میں بہت سے ڈائجسٹ بہت اچھی اچھی ادبی تحریروں کے ساتھ شائع ہو رہے ہیں اور دن بدن ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ڈائجسٹ کا یہ سفر آج بھی کامیابی سے جاری ہے۔ شاہد احمد دہلوی رسائل کی اہمیت کے بارے میں مدلل دلائل کے ساتھ بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> ”رسالے تحریر کی دنیا میں ایک متعین مقام رکھتے ہیں جن میں اخبار یا تصانیف ان کی جگہ نہیں لے سکتیں۔ رسالے دراصل روزانہ اخبارات اور مستقل تصانیف کے درمیان کڑیاں ہیں جو اخبارات کی سرسری اور ہنگامی واقعیت اور تصانیف کے انتظار طلب اور صبر آزما بعد کے درمیان واقع ہیں۔ ان کا کام غور و فکر سے تخلیق یا مرتب کی ہوئی تحریرات کو تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد قارئین تک پہنچاتے رہنا ہے“۔(۲)

رسائل اور ڈائجسٹ کسی بھی معاشرے کا ایک اہم ستون ہوتے ہیں۔ رسائل کے کئی پہلو ہیں جن میں ادبی رسائل و جرائد اور ڈائجسٹ شامل ہیں جو اخلاقی قدروں کو فروغ دینے کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ڈائجسٹ اور رسائل معاشرے میں چھپی ہوئی اچھائیوں اور برائیوں کو پوری دیانتداری اور مکمل تحقیق کے بعد عوام تک پہنچاتے ہیں، اس طرح ڈائجسٹ اور رسائل کی تحریروں میں حقائق کو مکمل اور خالص تحریر کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ادبی رسائل اور ڈائجسٹ ہی وہ واحد ذریعہ ہیں جن میں ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کی تحریریں شامل ہوتی ہیں، جن میں ادیب شاعر صحافی، نئے لکھنے والے اور طالب علم بھی اپنا نقطہ نظر کھلے دل سے بیان کر سکتے ہیں۔ پاکستان کی کثیر آبادی چونکہ شہروں سے دور دراز دیہاتوں پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے اردو ڈائجسٹوں اور اردو رسائل کی ضرورت و اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اردو ڈائجسٹوں اور رسائل کی اہمیت ان کے آغاز سے ہی مسلم رہی ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اطلاعیات کے اس دور میں اردو رسائل اور ڈائجسٹوں کو خصوصاً قدر کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ اردو ڈائجسٹ معاشرے کی فلاح و بہبود، اخلاقی قدروں کو پروان چڑھانے، انصاف کا بول بالا کرنے اور معاشرے کے پسماندہ اور محروم طبقے کی آواز بلند کرنے کے حوالے سے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

کسی قوم کی ترقی کے معیار کا اندازہ اس سے لگایا جاتا ہے کہ وہ تخلیق کیا کر رہی ہے۔ انسانیت کے وسیع تر مفاد میں رسائل و جرائد میں کس قسم کی مضامین اور مواد فراہم کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ انسان کی ذہنی اور تخلیقی کاوشیں رسائل و جرائد کے ذریعے پوری دنیا تک پہنچائی جاتی ہیں اس لیے تحریروں کے انتخاب میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی بات کہنی بھی ہے تو اتنے صاف ستھرے انداز میں پیش کی جائے کہ پڑھنے والے پر گراں نہ گزرے اور مقصد بھی پورا ہو جائے۔ اس حوالے سے زیر نظر اقتباس پر غور کیا جا سکتا ہے:

> ”ادبی رسالے وہ رسالے ہوتے ہیں جو ایک مقررہ وقفے سے جدید ادب دوستوں کے لیے مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ادب قدیم بھی ہوتا ہے اور جدید بھی۔ ادبی رسالوں کا تعلق جدید ادب سے ہوتا ہے بلکہ ادبی رسالے ہی جدید ادب پیش کرتے ہیں اور جدید ادب کو ایک سمت دیتے ہیں اور اس کا معیار مقرر کرتے ہیں“۔(۳)

قوموں کی زندگیوں میں ان کا ادبی ورثہ انتہائی قیمتی اثاثہ اور قابل قدر شناخت ہوتی ہے۔ اس شناخت کو آئندہ نسلوں کے لیے برقرار رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ ادب کے اسی اثاثے سے قوموں کے معاشرتی رویوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ادب کا مطالعہ صرف تفریح طبع کے لیے ہی نہیں کیا جاتا بلکہ یہ زندگی اور سماج کا ایک حساس ترجمان ہوتا ہے جو زندگی کے ہر رویے سے متاثر ہوتا ہے۔ زندگی اور معاشرہ جس ڈگر پر چل رہا ہو گا۔ وہ سب کچھ ادب میں بلا کم و کاست بیان کر دیا جاتا ہے اور یہی ادب ”سماجی عمل“ کہلاتا ہے۔ ایک ادیب یا شاعر اپنے گرد و پیش کے حالات سے جس طرح اثر قبول کرتا ہے اس کو الفاظ کا روپ دے کر اس قدر خوبصورتی سے پیش کرتا ہے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

کہ اس کی تحریر دل میں اُترتی چلی جاتی ہے اور قاری کو وہ صورت حال صاف اور واضح نظر آنے لگتی ہے جس کے سلسلے میں وہ ابہام کا شکار ہوتا ہے اور اُس بات تک اس کی ذہنی رسائی نہیں ہو پاتی۔ کسی مفکر نے کیا خوب کہا ہے "اگر انسانیت اپنا چہرہ دیکھنا چاہتی ہے تو ادب کو آئینہ بنالے" یعنی جو کچھ زندگی میں ہے وہ سب ادب براہ راست انسان کو بڑی خوبصورتی سے دکھا دیتا ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ادب انسان کے لیے ایک رہنما ہے جو زندگی کے مثبت اور منفی دونوں رویوں کا عکاس ہے۔ ادب سے انسان میں شعور پیدا ہوتا ہے اور یہ شعور ہی ہوتا ہے جو انسان کی زندگی میں حقیقت کے متعلق آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اسی شعور کی بدولت انسان زندگی کے موسموں، سختیوں اور تلخیوں کو محسوس کرتا ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ادب ہماری اصل زندگی کو ہمارے سامنے لاتا ہے اور ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہماری اصل زندگی جو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوتی ہے اس کو ہمارے سامنے مکمل طور پر پیش کر سکے۔ اس طرح ادب سے مکمل طور پر استفادہ کرنے کے لیے اور ان تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لیے ڈائجسٹوں اور رسائل وجرائد کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے اور یہ بات تسلیم کرنا پڑتی ہے کہ شعور کی بیداری کی تحریک میں رسائل وجرائد بنیادی اہمیت کے حامل ہیں اور معاصر معاشرے کے افراد تک پہنچانے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ کسی ملک یا قوم کی ادبی و تہذیبی تاریخ اور علمی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے رسائل وجرائد، ادبی و تہذیبی اقدار کو جنم بھی دیتے ہیں اور انھیں محفوظ بھی رکھتے ہیں۔ قدیم روایتوں کے امین بھی ہوتے ہیں اور نئی ادبی روایتوں کو تخلیق بھی کرتے ہیں:

> "ادبی و علمی رسالے ملک کی بعض اہم ذہنی و مجلسی ضروتوں کو پورا کرتے ہیں اور معاشرت اور قوم کی اصلاح اور فکری تربیت کے سلسلے میں ان کی قدر و قیمت واضح اور مسلم ہے"۔ (۴)

اُردو ادب کے مفکرین نے جن رسائل کی داغ بیل ڈالی ان کا مقصد مسلمانوں کو متحد کر کے انگریزوں سے آزادی کے لیے جدوجہد کرنا تھا۔ اس صورت حال کو سرسید جیسے وسیع ذہن رکھنے والے مسلمانوں نے مسلم کمیونٹی کے سیاسی مفادات کا فوری تحفظ کیا اور آئندہ کے حالات کے لیے مسلمانوں کو تیار کیا۔ مسلمانوں کے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لیے جداگانہ تشخص کا نعرہ بلند کیا اور مسلمانوں کو اپنے مقاصد بتاتے ہوئے آگاہ کیا کہ:

> "ان کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان بُعد دور کر کے خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں۔ مسلمانوں کو انگریزی تعلیم اور مغربی علوم سے آشنا کیا جائے تاکہ ان پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے کھلیں اور ایسا نہ ہو کہ مسلمان سیاسی اچھوت بن کر رہ جائیں"۔ (۵)

پاکستان بننے کے بعد رسائل وجرائد کی دنیا میں نت نئے تجربات کیے گئے۔ عام زندگی میں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ معاشرے میں کوئی بھی کام ہمیشہ ایک ہی ڈگر پر نہیں چلتا بلکہ اس میں بہتری اور تبدیلی کی گنجائش ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ اس طرح ڈائجسٹوں اور ادبی رسائل وجرائد میں بھی بہت سی تبدیلیاں رونما ہوتی رہی ہیں۔ اس حوالے سے اگر رسائل کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ رسائل میں وقت کے ساتھ ساتھ کئی تبدیلیاں اور تجربات ہوئے جن کے باعث ڈائجسٹوں اور رسائل کا معیار بہتر سے بہتر ہوتا چلا گیا۔ ادبی رسائل وجرائد کے معیار کو اس وقت کے بڑے اور نامور ادیبوں، جن میں ہاجرہ مسرور، احمد ندیم قاسمی اور جاوید طفیل جیسے محب وطنوں نے خصوصی نمبر شائع کر کے رسائل کے میدان میں نت نئے تجربات کیے:

> "رسائل کی دنیا میں تین نئے تجربے اس قابل ہیں کہ ان کا خصوصیت سے ذکر کیا جائے۔ پہلا تجربہ "نقوش" کے خاص نمبروں کا ہے۔ اس رسالے نے شخصیات نمبر، طنز و مزاح نمبر، افسانہ نمبر، دو رسالہ نمبر، مکاتیب نمبر، پطرس نمبر اور لاہور نمبر شائع کر کے نہایت پیش قیمت مواد پیش کیا ہے اور نتیجہ ظاہر ہے کہ نقوش نے اپنے لیے ایک مقام پیدا کر لیا ہے"۔ (۶)

رسائل نہ صرف معاشرے میں مثبت اور حقیقی قدروں کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں بلکہ تحقیق کے میدان میں بھی رسائل وجرائد کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہیں اور تحقیق کے مزاج کو سمجھتے ہوئے اس کی سمت متعین کرنے میں ادبی جریدوں کا کردار بہت نمایاں رہا ہے۔ خالص ادبی رسائل کے ساتھ ساتھ مختلف جامعات نے بھی ادب کے فروغ میں اپنا حصہ شامل کیا ہے۔ جامعات کے تحقیقی رسائل جامعاتی تحقیق پر مبنی طریقہ کار کے حوالے سے تحقیق کاروں کی بھرپور نمائندگی کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس حوالے سے رفیق احمد خان نے لکھا ہے:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

”رسمیات تحقیق کی پابندیاں موضوعات رسائل تحقیق کی افادیت پسندانہ تلاش و جستجو ان سب کی دوسرے پہلو سے نظام تحقیق کی بہتری کے لیے کچھ غور و فکر کی مسلسل ضرورت ہے“۔ (۷)

۱۸۵۷ء سے قبل اگر ادبی رسائل کا جائزہ لیا جائے تو ان کا وجود بہت کم نظر آتا ہے۔ اخبارات ہی ادبی مضامین اور ادبی ایڈیشن شائع کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد گلدستوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ انیسویں صدی کی پانچویں دہائی میں اگر رسائل و جرائد کے وجود کو تلاش کرنے کی کوشش کی جائے تو ادبی گلدستوں کی اشاعت کا سلسلہ تلاش کیا جاسکتا ہے۔ یہ گلدستے زیادہ تر شاعری پر مشتمل ہوتے تھے اور ان کی اشاعت کا سلسلہ مولوی کریم الدین پانی پتی کے سر جاتا ہے۔ اس کے بعد بہت سے نمایاں رسائل میں تہذیب الاخلاق، انجمن، حسن اور کئی ادبی گلدستے شائع ہوتے رہے۔

رسائل کی اشاعت کے حوالے سے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ رسائل و جرائد، ڈائجسٹوں اور ادبی رسائل کی کون کون سی اقسام شائع ہوتی تھیں۔ ڈائجسٹ اور ادبی رسائل میں شائع ہونے والے مضامین کا اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ شروع میں جس طرح یہ رسائل گلدستوں کی صورت میں شائع ہوتے تھے، آج بھی اپنا وہی معیار برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان میں ہر طرح کی تحریریں شامل ہوتی ہیں اور لکھنے والوں میں ہر طرح اور ہر مکتبہ فکر کے لوگ ان رسائل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ فروغ اردو کے حوالے سے اگر جائزہ لیا جائے تو رسائل کی کچھ اقسام اس طرح سامنے آتی ہیں:

”فروغ اردو کے لیے رسائل و جرائد کی تعداد خاطر خواہ ہے۔ اس میں ہر قسم کے رسائل علمی و ادبی، سیاسی، خبری، معلوماتی، تعلیمی اور سائنسی اور ہر مدت اشاعت کے اخبارات و رسائل مثلاً روزنامہ، دو روزہ، سہ روزے، ہفت روزے، پندرہ روزے، ماہنامے، دوماہی، سہ ماہی، ششماہی اور سالنامے، شامل ہیں“۔ (۸)

جس طرح معاشرے میں ہر شعبۂ زندگی میں فنکار ایک اپنا الگ معیار اور وقار رکھتا ہے۔ اسی طرح رسائل و جرائد کے حوالے سے اگر بات کی جائے تو ہر رسالے کا مدیر اپنے رسالے کے لیے ایک معیار مقرر کرتا ہے اور پھر وہ اس معیار کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اس کے خیال میں اگر رسالے کا معیار برقرار نہیں رکھا جائے گا تو معاشرے میں اس کی وقعت کم ہونے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس حوالے سے اگر کسی ادیب یا مصنف کے مضمون میں کوئی کمی بیشی یا کمزوری محسوس کی جاتی ہے تو اسے مشورہ دیا جاتا کہ وہ اس کمزوری یا کمی بیشی کو دور کرے اور یہ کہہ کر اس کا مضمون اِسے درست کرنے کی غرض سے واپس کر دیا جاتا کہ اس مضمون میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے مگر موجودہ دور میں ادبی رجحانات اور مسائل کا مقابلہ دیگر پرنٹ میڈیا کے ساتھ کیا جارہا ہے جس کی وجہ سے موجودہ دور میں ڈائجسٹوں اور رسائل میں کچھ کمزوریاں پیدا ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ ایسے میں اگر حالات کا جائزہ لیتے ہوئے نسیم درانی، ماہنامہ سیپ کے مدیر نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

”آج سے چالیس پچاس سال پہلے ایک رسالے کا ایڈیٹر کسی نئے لکھنے والے سے محنت کرواتا تھا۔ وہ ایک تحریر لے کر گیا۔ ایڈیٹر نے کہا کہ بھئی دیکھیے اس میں یہ خرابی ہے، آپ اسے دوبارہ لکھیے۔ وہ اسے دوبارہ لکھتا تھا۔ پھر وہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں یہ ایک کمی اور رہ گئی ہے۔ آپ پھر اسے دوبارہ لکھیے۔ تو وہ پھر اسے دیکھتا تھا۔ وہ مانجھ کر لاتا تھا اپنی تحریر کو، تو ادب میں ایک اعلیٰ درجے کی شاہکار تحریر سامنے آتی تھی۔ لیکن اب یہ رجحان ہے کہ آپ نے نئے لکھنے والے سے کہا کہ بھئی یہ تحریر یہاں سے ذرا کمزور ہے۔ اس پہ ذرا محنت کرو۔ تو وہ جائے گا اور جا کر اخبار میں دے آئے گا اور دوسرے دن ہی وہ چھپا ہو گا، تو اس طرح سے یہ اخبارات محنت کم کرنے کی عادت ڈال رہے ہیں۔ دوسرے کو وقتی شہرت مل رہی ہے۔ تو اس رویہ کی وجہ سے لکھنے والے نے محنت کرنا چھوڑ دی ہے“۔ (۹)

قابل تحسین ہیں وہ لوگ جنھوں نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیے جنھیں دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی اور معاشرے میں انھیں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ کسی انسان کی آواز کے ساتھ آواز ملا کر اس کے دکھ درد کو کم کرنے کی کوشش کرنا انسانوں میں ہمدردی کے جذبے کو اجاگر کرنا ایک بہت بڑا اور نمایاں کارنامہ ہے۔ ہمدردی کا جذبہ یقیناً ہر انسان میں موجود نہیں ہوتا۔ یہ خدائی عطا ہے اور وہی اپنے برگزیدہ بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس میں نیکی اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ معاشرے میں مثبت قدروں کا فروغ بھی دکھی انسانیت کے جذبات کا عکاس ہوتا ہے رسائل و جرائد اور ڈائجسٹوں میں مختلف ذرائع سے انسانوں کی مدد اور رہنمائی کی جاتی ہے۔ انصاف کے حصول کے لیے کسی دکھی انسان کی آواز ارباب

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

اختیار تک پہنچانے کے لیے رسائل ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر کوئی آواز بلند کی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے روزنامے، ماہنامہ ڈائجسٹ وغیرہ صحافت کے شعبے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

حوالہ جات

۱۔ انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ (ابتدا تا ۸۸۹۱ء)، اکادمی ادبیات پاکستان، جنوری ۱۹۹۲ء، ص ۳

۲۔ شاہد احمد دہلوی پاکستان کے ادبی رسائل ماہنامہ کتاب، جلد نمبر ۱، لاہور، ۱۹۶۷، ص ۲۰

۳۔ عظمی فرخ کراچی کے ادبی رسائل ایک تجزیاتی مطالعہ پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۱۷۔۱۸

۴۔ شاہد احمد دہلوی پاکستان کے ادبی رسائل ماہنامہ کتاب، ص ۸-۹

۵۔ عظمی فرخ کراچی کے ادبی رسائل ایک تجزیاتی مطالعہ پاکستان اسٹڈی سینٹر، ص ۲۶

۶۔ عبد السلام خورشید، کاروان صحافت، انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی، ۱۹۶۴ء، ص ۱۲۸

۷۔ رفیق احمد خان رسالہ تحقیق اور ڈاکٹر نجم الاسلام، نشتر ادب حیدر آباد سندھ، جولائی ۲۰۰۷ء ص ۱۵

۸۔ محمود الحسن، مرتبہ، پاکستان کے اردو اخبارات اور رسائل کتابیات جلد اول، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۸۵ء، ص ۱

۹۔ عظمی فرخ کراچی کے ادبی رسائل ایک تجزیاتی مطالعہ پاکستان اسٹڈی سینٹر، ص ۱۶۵